سلسلہ رسائلِ درسِ سیرت، رسالہ نمبر:21

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے

جلوے

مرتب: علامہ راشد علی عطاری مدنی

ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

درسِ سیرت کے رسائل کا اکیسواں عنوان

مرتب

مولانا ابوالنّور راشد علی عطاری مدنی

پیشکش: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹر نیشنل

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے

اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مُسْتَطْرَف، ج ۱، ص ۴۰، دارلفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب	:	رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے جلوے
مرتب	:	مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی
صفحات	:	32
اشاعت اوّل	:	اکتوبر 2023 (ویب ایڈیشن)
پیشکش	:	ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلوے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

نوٹ: یہ درس ماہنامہ فیضان مدینہ سے تیار کیا گیا۔

اللہ پاک نے بے شمار مخلوقات کو پیدا فرمایا، جن میں بعض خوبصورت اور کچھ خوبصورت ترین بھی ہیں کہ جنہیں دیکھتے رہنے کو جی چاہتا ہے۔ ایک پیکرِ دِل نشین ایسا بھی پیدا فرمایا کہ جس نے اُسے دیکھا، بس دیکھتا ہی رہ گیا اور دوبارہ دیکھنے کا ارمان دل میں لئے رہا۔ جو ظاہری آنکھوں سے نہ دیکھ سکا جب اُس نے اُس پیکرِ نور کے ضیاء بار چہرے، سُرمگیں آنکھوں، گُلِ قدس کی پتیوں جیسے لَبوں، دُرِّ عدن جیسے نور برساتے دانتوں، زُلالِ حلاوت سے تَر کُنجیِ کُن زباں اور اونچی بینی مبارک کی رفعت کا ذکر سُنا یا پڑھا تو اِس جمالِ جہاں آرا کی جھلک دیکھنے کو ترسنے لگا، دن رات اسی رُخِ جاناں کی زیارت کو تڑپنے لگا، کرم ہوا اور وہ نورِ مُجسّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کرم فرماتے ہوئے خواب میں تشریف لے آئے۔ جی ہاں ایسا کرم بے شمار امتیوں پر فرمایا کہ اپنے دیوانوں کی آنکھوں کو نور اور دِلوں کو سرور سے معمور کرنے کے لئے وہ

پیکرِ نور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بارہا بیداری میں اور بے شمار بار خوابوں میں ظُہور فرما ہوئے۔

چہرۂ مصطفٰے کی زیارت عبادت ہے:

جس خوش بخت نے اُس رُخِ والضُّحیٰ کو ایمان کی حالت میں جاگتے ہوئے دیکھا یا ان کی صحبت سے فیض یاب ہوا اور ایمان کی حالت میں دنیا سے رخصت ہوا وہ صحابی کہلایا اور جس نے خواب میں اُس رُخِ روشن کو دیکھا وہ بھی برکتوں اور رحمتوں سے محروم نہ رہا۔ جیسا کہ حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ حُضورِ اَنور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا چہرہ دیکھنا بھی اعلیٰ عبادت ہے جیسے قرآنِ مجید کا دیکھنا بھی عبادت ہے بلکہ قرآنِ مجید کو دیکھنے سے چہرۂ انور دیکھنا اعلیٰ و افضل ہے کہ قرآن کو دیکھ کر مسلمان صحابی نہیں بنتا حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا چہرہ دیکھ کر صحابی بن جاتا ہے، اُن کا نام مسلمان بنائے، اُن کا چہرہ صحابی بنائے اور اُن کا تصوُّر عارِف بناتا ہے۔ فِرِشتے قَبْر میں وہ چہرہ ہی دکھاتے ہیں، پہچان کراتے ہیں، قرآنِ مجید یا کعبۂ معظمہ نہیں دکھاتے۔ انہیں کے چہرے کی شناخت پر قبر میں بیڑا

پار ہوتا ہے۔[1]

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرۂ انور کا حسن و جمال اتنا بے مثال تھا کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی خواہش ہوتی کہ ہر وقت اس خوبصورت و نورانی چہرے کو دیکھتے رہیں، صحابۂ کرام نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرۂ انور کے دیدارِ فرحت آثار سے کس طرح اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک اور دِلوں کو راحت پہنچاتے تھے اسے اس واقعہ سے سمجھا جاسکتا ہے: ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس ایک صحابی رضی اللہُ عنہ آپ کو یوں دیکھ رہے تھے کہ نظر ہٹاتے ہی نہیں تھے۔ پُرنور چہرے کو ٹکٹکی باندھے دیکھتے ہی رہتے تھے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اس کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي اَتَمَتَّعُ مِنَ النَّظَرِ اِلَيْكَ یعنی میرے ماں باپ آپ پر قربان! میں آپ کے چہرۂ انور کی زیارت سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔[2]

---

[1] مراۃ المناجیح، 8/60

[2] الشفاء، 2/20 مختصراً

دیدارِ رسول کی برکتیں:

صحابۂ کرام علیہم الرّضوان کی خوش نصیبی کے بھی کیا کہنے! انہوں نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیدار کا شرف پایا، کوئی حاجت ہوتی تو رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہو جاتے اور اپنا مسئلہ حل کروا لیتے۔ جس طرح نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی حیاتِ ظاہری میں فیض لٹایا اور اپنے صحابہ کی مشکلات کو حل فرمایا، اسی طرح حیاتِ ظاہری کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا، کبھی خواب میں اپنے عاشقوں کو زیارت سے مشرف فرمایا، کسی کو اپنے پاس بلایا، تو کسی کی مشکل کشائی فرمائی، کسی کو شہادت کا مُژدہ سنایا، تو کسی کی دادرسی فرمائی۔ ایسے بے شمار واقعات سے کتابیں مالا مال ہیں۔

خواب میں نبیِ پاک کو دیکھنا:

خواب میں نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار ہونا ایسی روشن حقیقت ہے کہ جسے جھٹلایا نہیں جاسکتا کیونکہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود ارشاد فرمایا: وَمَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ یعنی اور جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو بے شک اس نے مجھے ہی دیکھا، کیونکہ

شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔(3)

ایک اور حدیثِ پاک میں یوں فرمایا: مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقَظَۃِ وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیطَانُ بِیْ یعنی جس نے خواب میں مجھے دیکھا وہ عنقریب بیداری میں بھی مجھے دیکھے گا اور شیطان میرا ہم شکل نہیں ہو سکتا۔(4)

حفاظَتِ اِیمان کی سند:

اس حدیثِ پاک کے تحت شارحِ بُخاری حضرتِ علاّمہ مفتی محمد شریفُ الحق امجدی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بعدِ وصال بھی اگر کوئی حُضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خواب میں زیارت سے مُشَرَّف ہو تو حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُس پر کرم فرمائیں گے اور بیداری میں بھی اپنی زیارت سے مُشَرَّف فرمائیں گے۔ دوسری تاویل یہ کی گئی ہے کہ وہ (خواب میں دیدار کرنے والا) آخِرت میں حُضورِ اَقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار کرے گا یعنی مخصوص طریقے سے قربِ خاص میں باریاب (یعنی حاضِری کی اِجازت پانے والا) ہو گا اور اُس کا خاتِمہ اِیمان پر ہو

(3) بخاری، 1/57، حدیث: 110

(4) بخاری، 4/406، حدیث: 6993

گا۔[5]

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ ہر زیارت کرنے والا اپنی اپنی ایمانی حیثیت کے مطابق حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کرتا ہے، حضرت علامہ محمد اسماعیل حقّی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جس نے نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خواب میں زیارت کی اور کوئی ناپسندیدہ بات نہیں تھی (مثلاً سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ناراض نہیں تھے) تو وہ عمدہ حال میں رہے گا، اگر ویران جگہ پر دیدار کیا تو وہ ویرانہ سبزہ زار میں بدل جائے گا۔[6]

ہر رات دیدارِ مصطفےٰ:

کروڑوں مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت امام مالِک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے تھے، کوئی رات ایسی نہیں گزری میں نے جس میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت نہ کی ہو۔[7]

---

[5] نزہۃ القاری، 5/846

[6] روح البیان، 9/230، پ27، النجم، تحت الآیۃ: 18

[7] حلیۃ الاولیاء، 6/346، رقم: 8855

کیا خواب میں دیکھنے والا بھی صحابی ہے؟

خوب یاد رہے کہ جسے خواب میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت ہو وہ ہر گز ہر گز صحابی نہیں۔ صحابی ہونے کے لئے ضروری ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ظاہِری زندگی میں اِیمان کی حالت میں آپ کی زِیارت یا صحبت کا شرف حاصل ہو، چاہے ایک لمحے کیلئے ہی ہو اور پھر اِیمان پر خاتمہ بھی ہو۔[8] ایسے بھی بدنصیب ہوئے جنہوں نے اِیمان کی حالت میں زِیارت کا شرف پایا لیکن بعد میں اِسلام سے پھِر گئے۔ منافقین بھی کلمہ پڑھتے تھے لیکن دراصل وہ کافِر تھے اس لیے کہ وہ اندر سے نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مخالِف تھے، اِسی لئے صحابی نہ ہوئے۔

رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بخشش و عطا کی بھی کیا بات ہے! بعدِ وصال بھی غلاموں کو اپنے چہرۂ وَالضُّحیٰ کے انوار و تجلیات سے روشن و منوّر فرما رہے ہیں۔ وصالِ ظاہری کے بعد بھی کئی خوش نصیبوں کو کبھی خواب میں،

---

[8] فتح الباری، 8/3

تو کبھی بیداری میں اپنے دیدار کی سعادت عطا فرمائی۔ بیداری میں تشریف آوری کا یہ فیضان ایسا وسیع ہے کہ بعد میں آنے والے بے شمار کاملین نے اپنے قلوب واَذہان کو اُس پیکرِ نور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت سے منوّر کیا ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بیداری میں تشریف فرما ہونے اور غلاموں کو اپنے لطف وکرم سے مستفید فرمانے پر اکابر علمائے اُمّت اور عُلَمائے محققین کی اتنی تصریحات موجود ہیں کہ ان تمام کو نقل کرنے کے لئے کثیر صفحات درکار ہیں۔

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَةِ وَلَایَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ یعنی جس نے خواب میں مجھے دیکھا وہ عنقریب بیداری میں بھی مجھے دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔[9]

اس حدیثِ پاک کی شرح میں جلیلُ القدر امام ابو محمد عبداللہ بن ابی جمرہ مالکی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: یہ حدیثِ پاک اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جس نے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خواب میں دیکھا وہ عنقریب بیداری میں دیکھ لے گا۔ یہ حدیثِ پاک اپنے عموم پر ہے جس میں حیاتِ ظاہری اور بعدِ وصال

---

[9] بخاری، 4/406، حدیث: 6993

کی کوئی قید نہیں ہے، الفاظِ حدیث تو عموم ہی کا فائدہ دیتے ہیں اور جو کوئی نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تخصیص کے بغیر اپنی طرف سے خود بخود تخصیص کا دعویٰ کرے وہ تکلف سے کام لینے والا ہے۔ (10)

بے شک بعدِ وفات نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھنا اور آپ سے فیض لینا اُمّتِ محمدیہ کے بکثرت کاملین کے لئے واقع ہوا ہے۔ جیسا کہ

قیدیوں کو آزاد کرنے والا کون؟

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ کا دورِ خلافت تھا جنگِ مرجُ القبائل کے پہلے دن رومی لشکر ایک بہادر اور جنگی داؤ پیچ میں مہارت رکھنے والے مجاہد حضرت ابو الھَول دَارِمی رحمۃُ اللہِ علیہ کو قیدی بنا کر لے گیا۔ دوسرے دن اِسلامی لشکر پوری تیاری کے ساتھ میدان میں موجود تھا، دونوں لشکروں میں جنگ جاری تھی، یکایک مجاہدین نے دیکھا کہ رومی لشکر کے پیچھے سے صفیں چیرتے ہوئے، رومیوں کی لاشوں کے ڈھیر لگاتے ہوئے چند مجاہدین آگے بڑھتے چلے آرہے ہیں۔ پہلے تو مجاہدین نے

(10) بہجۃ النفوس، 4 / 237 ملخصاً

سمجھا کہ شاید یہ فرشتے ہیں جو اللہ پاک نے ہماری مدد کے لئے بھیجے ہیں لیکن جوں ہی وہ قریب آئے تو دیکھا کہ یہ تو وہی حضرت دامس رحمۃُ اللہِ علیہ اور ان کے ساتھی ہیں کہ جنہیں کل قیدی بنالیا گیا تھا۔ جب لشکر کے امیر حضرت میسرہ بن مسروق رضی اللہُ عنہ نے حضرت دَامِس رحمۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا: آپ کہاں تھے؟ پورا لشکر آپ کے لئے فکر مند تھا۔ تو انہوں نے بتایا: کل دشمنوں نے ہم پر غلبہ پاکر میرے ساتھیوں سمیت مجھے قیدی بنالیا اور ہمیں لے جاکر زنجیروں سے باندھ دیا۔ جب رات ہوئی تو میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا بَأْسَ عَلَيْكَ يَا دَامِسُ اِعْلَمْ اَنَّ مَنْزِلَتِيْ عِنْدَ اللهِ عَظِيْمَةٌ یعنی اے دَامِس فکر نہ کرو، جان لو! اللہ پاک کے ہاں میرا مقام و مرتبہ بہت بڑا ہے۔ پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میری زنجیروں پر اپنا دَستِ مبارک رکھا تو وہ فوراً کھل گئیں، اسی طرح آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرے دیگر ساتھیوں کی زنجیریں بھی کھول دیں اور فرمایا: اَبْشِرُوْا بِنَصْرِ اللهِ فَاَنَا نَبِيُّكُمْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ یعنی خوش ہو جاؤ اللہ کریم کی مدد سے، میں تمہارا نبی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ ہوں۔ پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَقْرِئْ عَنِّيْ مَيْسَرَةَ اَلسَّلَامَ وَقُلْ لَّهُ جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا یعنی اے

دامس! میسرہ کو میرا اسلام کہنا اور انہیں کہنا کہ اللہ پاک تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔[11]

بیداری میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کرنا بالکل ممکن بلکہ کثیر اولیاو صالحین کے لئے ثابت بھی ہے۔ امام جلالُ الدّین سیوطی رحمۃُ اللہِ علیہ کے زمانے میں جب کچھ لوگوں نے اس کا انکار کیا تو آپ نے تَنوِیْرُ الْحَلَك نامی رسالہ لکھ کر نہ صرف اس مسئلے پر دلائل قائم فرمائے بلکہ مخالفین کا رد بھی فرمایا۔ امام ابنِ حجر مکی، شارحِ بخاری امام سراجُ الدّین ابنِ ملقن، امام زُرقانی، شارحِ بخاری امام قَسطلانی، امام محمد بن یوسف شامی، امام ابنُ الحاج مالکی، امام ابنِ ابی جمرہ مالکی وغیرہ جلیلُ القدر ائمہ رحمۃُ اللہِ علیہم نے اپنی اپنی کتابوں میں اس بات کو ثابت کیا ہے کہ بیداری میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار ممکن ہے جبکہ بعض علمانے بیداری میں دیدارِ رسول کے واقعات بھی نقل فرمائے ہیں جیسا کہ

---

(11) فتوح الشام، 2/8

بیداری میں 75 بار دیدار کیا:

حضرت علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ کو جب ایک آدمی نے بادشاہ کے پاس سفارش کے لئے چلنے کی درخواست لکھی تو آپ نے اس کے جواب میں لکھا: میرے بھائی! اَلحمدُلِلّٰہ میں اِس وَقت تک رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں 75 بار بیداری کی حالت میں بِالمشافہ حاضِر ہو چکا ہوں۔ اگر مجھے بادشاہ واُمَراء کے پاس جانے میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت سے محرومی کا خوف نہ ہوتا تو ضَرور قَلْعَہ میں جاتا اور بادشاہ سے تمہاری سِفارش کرتا۔ میں ایک خادمِ حدیث ہوں، جن حدیثوں کو مُحَدِّثین کرام نے اپنی تحقیق میں ضعیف کہا ہے ان کی تصحیح کے لئے حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف محتاج ہوں اور بِلاشبہ اس کا نَفْع تمہارے ذاتی نفع سے کہیں زیادہ ہے۔ (12)

یہ حدیث باطل ہے:

اللہ پاک کے ایک ولی کسی فقیہ کی مجلس میں تشریف فرما تھے۔ اُس فقیہ

---

(12) میزان الشریعۃ الکبریٰ، ص55

نے ایک حدیث بیان کی تو وہاں موجود وَلِیُّ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث باطل ہے۔ فقیہ نے کہا: آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ تو اُس اللہ کے ولی نے کہا: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمہارے پاس کھڑے فرما رہے ہیں: یہ میرا فرمان نہیں ہے۔ اُس فقیہ کی آنکھوں سے پردے ہٹ گئے اور اُنہوں نے بھی رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار کر لیا۔[13]

حضرت شیخ ابو العباس مُرسی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم لمحہ بھر کے لئے میری نگاہوں سے اوجھل ہو جائیں تو میں اپنے آپ کو (خاص مقرب) مسلمانوں میں سے شمار نہ کروں۔[14]

نماز میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے جلوے

حضرت ابو اللطائف ابن فارس وفائی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میرے شیخ حضرت علی رحمۃُ اللہِ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جب میں پانچ سال کا تھا تو میں شیخ یعقوب رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس قراٰنِ پاک پڑھنے جاتا تھا۔ ایک دن جب میں ان کے پاس گیا تو میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نیند میں نہیں بلکہ بیداری

([13]) الحاوی للفتاوی، 2/314

([14]) الحاوی للفتاوی، 2/312

میں دیکھا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سفید سوتی قمیص زیبِ تن کئے ہوئے ہیں، پھر اس جیسی قمیص میں نے اپنے جسم پر بھی دیکھی۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: پڑھو! میں نے سُوْرَةُ الضُّحٰی اور سُورَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ پڑھی۔ پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میری نگاہوں سے اوجھل ہوگئے۔ میں اکیس سال کا ہوا تو (ایک دن) جب مقامِ ”قَرَافه“ میں فجر کی نماز شروع کی تو میں نے اپنے سامنے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا، آپ نے مجھے سینے سے لگایا اور فرمایا: ﴿وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (۱۱)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو، اس وقت سے مجھے گفتگو میں کمال حاصل ہوگیا۔[15]

ان واقعات سے معلوم ہوا کہ جو رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے قربِ خاص رکھتا ہے وہ بعض اوقات آقائے دوجہاں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رُخِ روشن کا مشاہدہ بھی کرتا ہے اور حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے اُن غلاموں سے کلام بھی فرماتے ہیں، مصافحہ و معانقہ کا شرف بھی عطا فرماتے ہیں۔ مگر اس مقامِ رفعت کو پانے کے لئے دل کا تزکیہ، نگاہ کی پاکیزگی اور عشقِ رسول بے

([15]) الحاوی للفتاوی،2/314

حد ضروری ہے۔

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیدار کی بھی کیا بات ہے۔ بے شمار اولیا و صُلحا وہ ہیں کہ جنہوں نے خواب میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کا شرف پایا، اگر ان تمام واقعات کو جمع کیا جائے تو کئی جلدوں پر مشتمل کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ یوں تو بے شمار افراد اَن گِنت خواب دیکھتے ہی رہتے ہیں لیکن قربان جائیے مصطفےٰ جانِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر کہ ان کا خواب میں تشریف لانا بھی کیسا باکمال ہے کہ عقل دَنگ رہ جائے۔ کسی کو خواب میں رُخسار پر بوسہ دیں تو حقیقت میں نہ صرف گال کو مہکادیں بلکہ پورے کے پورے گھر کو اپنی مبارک خوشبو سے عطر دان بنادیں جیسا کہ حضرت محمد بن سعید رحمۃُ اللہِ علیہ کے خواب میں تشریف لاکر رخسار پر بوسہ دیا جس سے اُن کی آنکھ کھل گئی، اُن کی اہلیہ بھی جاگ اُٹھیں، اس وقت سارا گھر مُشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بوسے کی برکت سے اُن کا رُخسار بھی آٹھ دن تک خوشبو سے مہکتا رہا۔ [16]

---

(16) القول البدیع، ص 281

نابینا کو بینائی عطا فرمادی:

ان کا خواب میں جلوہ افروز ہونا بھی کیسا مشکل کشائی کرتا ہے کہ بسا اوقات نابینا کو بینائی عطا فرما دیتے ہیں جیسا کہ جلیلُ القدر امام و مُحَدِّث حضرت یعقوب بن سفیان فَسُوِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے طلبِ حدیث کے لئے کئی شہروں کا سفر کیا۔ ایک بار میری ملاقات ایک شیخ سے ہوئی، میں ان کے پاس رہنا چاہتا تھا تاکہ زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکوں۔ میرے پاس نَفَقَہ قلیل (یعنی خرچہ کم) تھا نیز میں مُسافر بھی تھا، اس لئے ہمیشہ رات میں تحریری کام کیا کرتا اور دن میں شیخ کو سنا دیتا۔ میں ایک رات حسبِ معمول لکھ رہا تھا حالانکہ رات کافی گزر چکی تھی اچانک میری آنکھوں میں پانی اُتر آیا اور میری بینائی جاتی رہی۔ مجھے میرا چراغ اور گھر کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ میں اپنی بینائی اور حصولِ علم کی نعمت سے محرومی پر زار و قطار رونے لگا۔ آخر کار روتے روتے میں نے ایک جانب ٹیک لگائی تو میری آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب میں اپنے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کا شرف پایا۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے یعقوب بن سفیان! کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میری بینائی چلی

گئی، مجھے اس بات پر افسوس ہے کہ غریبُ الوطن ہوں، آپ کی احادیث لکھنے کی نعمت سے محروم ہوگیا ہوں۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "قریب آؤ"، میں قریب ہوگیا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میری آنکھوں پر اپنا دستِ رحمت یوں پھیرا جیسے کچھ دَم فرمارہے ہوں۔ حضرت یعقوب بن سفیان فَسَوِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: پھر میں بیدار ہوا تو میری آنکھیں روشن ہوچکی تھیں اور مجھے سب کچھ نظر آرہا تھا۔ پس میں نے فوراً اپنا نسخہ اٹھایا اور چراغ کی روشنی میں احادیث لکھنا شروع کردیں۔[17]

آپ کی مہمان نوازی مرحبا:

کسی بھوکے کے خواب میں تشریف لائیں تو عالمِ رؤیا میں ہی ایسی تازہ روٹی عطا فرمائیں کہ جو کھالی سو کھالی اور جو بچ گئی وہ ہاتھ میں موجود پائی جیسا کہ جلیلُ القدر عارف وامام، شیخُ الشام، ابو عبدُ اللہ احمد بن یحییٰ ابن الجلاء رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات: 306ھ) فرماتے ہیں: میں مدینۂ منوّرہ زادھا اللہ شرفاً وّتعظیماً میں حاضر ہوا تو مجھ پر فاقے گزرے۔ میں اپنے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مزارِ پُرانوار

(17) سیر اعلام النبلاء، 10/552، تہذیب الکمال، 32/332

پر حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: اَنَا ضَیْفُكَ یعنی میں آپ کا مہمان ہوں۔ پھر مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا، میں نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا آپ نے مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی۔ میں خواب میں ہی کھانے لگا، ابھی آدھی ہی کھائی تھی کہ آنکھ کھل گئی اور باقی آدھی روٹی ابھی میرے ہاتھ میں موجود تھی۔ (18)

مدینے کی دعوت:

حضرت سیّدنا بلال حَبشی رضی اللہ عنہ جن دنوں ملکِ شام میں رہا کرتے تھے آپ کو ایک دن خواب میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت ہوئی تو آقائے کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: *مَا ہٰذِہِ الْجَفْوَۃُ یَا بِلَال* ”اے بلال! یہ کیا جفا ہے؟ تم ہم سے ملاقات کرنے نہیں آتے؟“ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیدار ہوگئے۔ آپ نے فوراً رختِ سفر باندھا اور اللہ پاک کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضری کے لئے روانہ ہوگئے۔ (19)

حضرت امام ابو عبدُاللہ محمد بن موسیٰ مالکی (وفات:683ھ) نے اپنی ایمان

---

(18) مصباح الظلام، ص61

(19) اسد الغابۃ، 1/307 ملخصًا

افروز کتاب "مِصْبَاحُ الظَّلَامِ فِی الْمُسْتَغِیْثِیْنَ بِخَیْرِ الْاَنَامِ فِی الْیَقْظَۃِ وَالْمَنَامِ" میں اور حضرت امام یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے "شَوَاهِدُ الْحَقِ فِی الْاِسْتِغَاثَۃِ بِسَیِّدِ الْخَلْقِ" میں ایسے کئی واقعات ذکر فرمائے ہیں۔

موئے مبارک خود عطا فرمائے:

حضرت شاہ عبدُ الرّحیم دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے بخار ہو گیا، بیماری نے ایسا طول پکڑا کہ میں زندگی سے ناامید ہو گیا۔ ایک دن مجھے اونگھ آگئی۔ اس غُنودگی میں ایک بُزرگ ظاہر ہوئے اور فرمایا: بیٹا! نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمہاری عیادت کے لئے تشریف لانے والے ہیں، شاید اِسی طرف سے تشریف لائیں جس طرف تمہارے پاؤں ہیں، لہٰذا چارپائی کا رخ بدل لو۔ اتنے میں مجھے کچھ افاقہ ہوا، بات کرنے کی ہمت تو نہ تھی مگر میں نے حاضرین کو اشارے سے سمجھایا اور انہوں نے میری چارپائی پھیر دی، اسی وقت نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لے آئے، لَب ہائے مبارک کی جنبش سے جو الفاظ ترتیب پائے وہ یوں تھے: کَیْفَ حَالُکَ یَا بُنَیَّ "بیٹا! تمہارا کیا حال ہے؟ اس ارشادِ گرامی کی حلاوت مجھ پر ایسی غالب آئی کہ مجھے وجد آگیا، میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے

مجھے اس طرح گود میں لے لیا کہ آپ کی ریش مبارک میرے سَر پر تھی، آپ کی قمیص مبارک میرے آنسوؤں سے تر ہو گئی، کچھ دیر بعد میری یہ حالت سکون میں تبدیل ہو گئی، میرے دل میں خیال آیا کہ ایک عرصہ سے مجھے موئے مبارک (مبارک بال) کی آرزو ہے کہ کہیں سے مِل جائے، کتنا کرم ہو گا اگر آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے یہ دولت عنایت فرمادیں، بس یہ خیال آنا تھا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس خیال سے واقف ہو گئے، ریش مبارک پر ہاتھ پھیرا اور دو موئے مبارک میرے ہاتھ میں پکڑا دیئے، میرے دل میں بات آئی کہ یہ دونوں بال بیداری میں میرے پاس رہیں گے یا نہیں؟ آپ اس خیال سے بھی واقف ہو گئے، فرمایا یہ دونوں بال اس عالم میں بھی باقی رہیں گے پھر حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے صحتِ کُلی اور طویل زندگی کی بشارت دی، مجھے اسی وقت آرام آ گیا، میں نے چراغ منگوایا اور دیکھا تو میرے ہاتھ میں دونوں موئے مبارک نہ تھے، میں نے غمگین ہو کر پھر آقائے دوجہاں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جناب میں توجہ کی۔ مجھ پر غُنودگی طاری ہوئی اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھ سے فرمانے لگے: میرے بیٹے! میں نے وہ دونوں بال احتیاط کے طور پر تمہارے تکیے کے نیچے محفوظ کر دیئے ہیں، میں نے بیدار ہوتے

ہی انہیں لے لیا اور ایک پاکیزہ جگہ میں نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ محفوظ کر لئے، اس کے بعد بخار تو جاتا رہا مگر کمزوری غالب آگئی، حاضرین نے سمجھا شاید موت کا وقت آگیا اور وہ رونے لگے، کچھ عرصہ بعد مجھے قوت حاصل ہو گئی اور میں تندرست ہو گیا۔[20]

حکیمُ الاُمّت کی حوصلہ افزائی:

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ کو اپنے آقا و مولیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بے پناہ عقیدت و مَحَبَّت تھی۔ ان پر خواب میں جو عنایت ہوئی وہ دیکھئے: منقول ہے کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ جب اپنی کِتاب "امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہُ عنہ پر ایک نظر" تالیف فرما چکے تو رات کو دیدارِ مصطفٰے سے مُشَرَّف ہوئے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لب ہائے مُبارَک سے رحمت کے پھول کچھ یوں جھڑنے لگے: تم نے میرے صحابی (یعنی حضرت اَمیرِ مُعَاوِیہ) کی عزّت بچانے کی کوشِش کی ہے، اللہ تمہاری عزّت بچائے گا۔[21]

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خواب میں زیارت کے بھی کیا کہنے!

---

(20) انفاس العارفین، ص74

(21) حالاتِ زندگی حکیم الاُمّت، حیاتِ سالِک، ص127 ملخصًا

سُبْحٰنَ اللہ، کبھی تو صرف رُخِ زَیبا کی جھلک دکھا کر تشریف لے جاتے ہیں تو کبھی ایسا کرم فرماتے ہیں کہ طالبِ دیدار کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے مبارک کلمات کی چاشنی سے کانوں میں بھی رَس گھول جاتے ہیں۔ یہاں صرف برکت کے لئے دیدار کرنے والوں کے چند واقعات ذکر کئے گئے ہیں ورنہ تفصیل کے لئے تو دفتر درکار۔

نیکوں سے محبت کی برکت:

مُسْنِدُ الوَقْت، حضرت امام ابو جعفر محمد بن احمد صیدلانی رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خواب میں یوں زیارت کی کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گرد فُقراء کی ایک جماعت ہے، اچانک آسمان سے دو فرشتے اُترے، ایک کے ہاتھ میں طشت اور دوسرے کے ہاتھ میں لوٹا تھا۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے طشت رکھ دیا گیا۔ آپ نے ہاتھ دھوئے پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حکم پر فُقراء نے بھی ہاتھ دھولئے۔ اس کے بعد طشت میرے سامنے رکھا گیا تو ایک فرشتے نے دوسرے فرشتے سے کہا: اِس کے ہاتھ پر پانی نہ ڈالو یہ اُن میں سے نہیں ہے۔ میں نے عرض کی یارسولَ اللہ! صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیا آپ سے یہ روایت نہیں کی گئی ہے کہ آپ

نے فرمایا: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی آدمی جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا۔[22] آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: کیوں نہیں! میں نے عرض کی: وَاَنَا اُحِبُّكَ وَاُحِبُّ هٰؤُلَاءِ الْفُقَرَاء یعنی یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم میں آپ سے محبت کرتا ہوں اور ان فقراء سے بھی محبت کرتا ہوں۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: اس کے ہاتھ پر بھی پانی ڈال دو یہ بھی ان ہی میں سے ہے۔[23]

جنہیں جانِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے شیخُ الحدیث کہا:

حضرت امام جلالُ الدّین سُیوطی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: 8 ربیعُ الاوّل شریف 904ھ جمعرات کی شب میں نے خواب میں دیکھا کہ میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہوں۔ میں نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حدیثِ پاک کے بارے میں اپنی ایک تالیف جسے میں شروع کر چکا تھا (جَمْعُ الجَوَامِع یا جامِعُ الکَبِیْر) کا ذکر کرتے ہوئے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم! اگر اجازت عطا فرمائیں تو اس میں سے کچھ پڑھ

---

(22) مسلم، ص1088، حدیث: 6718

(23) تہذیب الاسرار للخرکوشی، ص551، رسالہ قشیریہ، ص763

کر سناؤں؟" آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: هَاتِ يَا شَيْخَ الْحَدِيث! سناؤ اے شیخ الحدیث! حضرت امام سیوطی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ بشارت میرے نزدیک دُنیا اور اس میں جو کچھ ہے اُن سب سے زیادہ بہتر ہے۔ (24)

ابو بکر و عمر کی طرح خلافت کرنا:

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کا شرف پایا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: اے عُمَر! میرے قریب آؤ۔ میں اتنا قریب ہوا کہ آپ سے مصافحہ کرلیتا۔ اتنے میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ارد گرد دو ادھیڑ عُمُر آدمی آ کھڑے ہوئے۔ پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب میری اُمّت کا معاملہ تمہارے سپُرد کیا جائے تو اپنی حکومت کے دوران ایسا معاملہ کرنا جیسا ان دونوں نے اپنی خلافت میں کیا ہے۔ میں نے عرض کی: یہ دونوں کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: یہ ابو بکر و عمر ہیں۔ (25)

---

(24) جامع الاحادیث، ترجمۃ موجزۃ عن حیاۃ الامام السیوطی، 1/12

(25) حلیۃ الاولیاء، 5/372، رقم: 7440، کتاب المنامات، ص145، رقم: 309 بتغیر

جن کے لئے بارگاہِ رسالت سے سلام آیا:

ایک آدمی نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خواب میں زیارت کی۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کہاں کا ارادہ ہے؟ اُس نے عرض کی: محمد بن اسماعیل بخاری (یعنی امام بخاری) کے پاس جانے کا ارادہ ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اسے میری طرف سے سلام کہنا۔ [26]

میلاد شریف کے چنے:

حضرت شاہ ولیُّ اللہ رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے والد حضرت شاہ عبد الرحیم دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ کا واقعہ لکھتے ہیں: مجھے سیّدی والد ماجد نے بتایا کہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نیاز کیلئے کچھ کھانا تیار کراتا تھا ایک سال کچھ فراخی نہ ہوئی کہ کھانا پکواؤں ، صرف بُھنے ہوئے چنے میسر آئے میں نے وہی تقسیم کر دیئے۔ میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خواب میں دیکھا کہ ان کے سامنے یہ چنے موجود ہیں اور حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم خوش ہو رہے ہیں۔ [27]

---

(26) سیر اعلام النبلاء، 10/305

(27) الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین، ص40

ایک لاکھ بندوں کی شفاعت کرنے والا:

حضرت اَبُوالمواہب شاذلی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: تم قیامت کے دن ایک لاکھ بندوں کی شَفاعت کروگے۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں اِس قابل کیسے ہوا؟ ارشاد فرمایا: اس لئے کہ تم مجھ پر دُرود پڑھ کر اس کا ثواب مجھے نذرانہ کر دیتے ہو۔[28] ثواب نذر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پڑھتے وقت ثواب نذر کرنے کی دل میں نیت کرلے یا پڑھنے سے قبل یا بعد زبان سے بھی کہہ لے کہ اس دُرود شریف کا ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نذر کرتا ہوں۔

سلام کا جواب بھی عطا فرماتے ہیں:

تابعی بُزرگ حضرت سُلیمان بن سُحَیم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خواب میں دیکھا تو عرض کی: یَا رَسُولَ اللہِ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْتُونَكَ فَيُسَلِّمُونَ عَلَيْكَ اَتَفْقَهُ سَلَامَهُمْ؟ یعنی یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ

(28) الطبقات الکبریٰ للشعرانی، 2/101

والہٖ وسلَّم جو لوگ آپ کی زیارت کو آتے ہیں اور آپ کی بارگاہ میں سلام پیش کرتے ہیں کیا آپ ان کا سلام کرنا جانتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نَعَمْ وَاَرُدُّ عَلَیْھِمْ یعنی ہاں! اور میں اُن کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔[29]

جب کوئی حاجت پیش آئے تو:

حضرت ابو المواہب شاذلی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی زیارت کی تو آپ نے فرمایا: اِذَا کَانَ لَكَ حَاجَةٌ، وَاَرَدْتَ قَضَاءَھَا، فَانْذِرْ لِنَفِیْسَةِ الطَّاهِرَةِ، وَلَوْ فَلْساً یعنی جب تجھے کوئی حاجت پیش آئے اور تو چاہتا ہو کہ وہ پوری ہو جائے تو (حضرت) نَفیسہ طاہرہ کی نذر (یعنی مَنّت) مان لے چاہے ایک فلس[30] کی ہو تو تیری حاجت پوری ہو جائے گی۔[31]

مزار پہ جا کے دُعا مانگو:

حضرت امام ابو علی نیشاپوری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کُنْتُ فِیْ غَمٍّ شَدِیْدٍ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ یعنی ایک بار میں بہت غمزدہ تھا تو میں نے خواب

---

(29) الشفا، 2/80

(30) پرانے وقتوں میں رائج سونے چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کا سکہ جو کہ پہلے ایک درہم کے چھٹے حصے کے برابر ہوتا تھا

(31) طبقات الکبریٰ للشعرانی، 2/102

میں رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گویا مجھے یوں فرمارہے تھے: صِرۡ اِلٰی قَبۡرِ یَحۡیَی بۡنِ یَحۡیٰی وَاسۡتَغۡفِرۡ وَسَلۡ تُقۡضَ حَاجَتُكَ یعنی یحیٰی بن یحیٰی کی قبر پر جاؤ، استغفار کرو اور مانگو تمہاری حاجت پوری ہو جائے گی۔ حضرت امام ابو علی نیشاپوری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے صبح ایسے ہی کیا تو میری حاجت پوری ہو گئی۔ (32)

حضرت امام یحیٰی بن یحیٰی رحمۃُ اللہِ علیہ بخاری و مسلم کے راوی اور حضرت امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ کے شاگرد ہیں۔

تلاوتِ سورۂ نوح کی برکت:

ملکِ روم میں وبا پھیلی تو کسی نیک شخص نے خواب میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا اور لوگوں پر آنے والی مصیبت کا تذکرہ کرکے مدد چاہی تو پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے "تین ہزار تین سو ساٹھ مرتبہ سورۂ نوح کی تلاوت کرکے اللہ پاک کی بارگاہ میں اس وبا سے نجات کا سُوال کرنے کا حکم فرمایا۔" یہ سُن کر لوگوں نے اپنے غم خوار نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حکم کی بجا

---

(32) تہذیب التہذیب، 9/314، رقم: 7947

آوری کی اور اللہ پاک کی بارگاہ میں گڑگڑا کر دعائیں مانگیں، اپنے گناہوں سے توبہ کی۔ سات دن تک یہ عمل جاری رہا اور اللہ پاک کی رحمت سے یہ وبا آہستہ آہستہ ختم ہو گئی۔[33]

اللہ کریم ہر عاشقِ رسول کو زیارتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دولت سے نوازے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اللہ کریم ہمیں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت میں جینا مرنا نصیب فرمائے اور قرآن کریم کی تلاوت عشق رسول میں ڈوب کر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

راشد علی عطاری مدنی
ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل
(برانچز: پاکستان، انگلینڈ، ہندوستان)
https://wa.me/923208324094

(33) النجوم الزاھرۃ فی ملوک مصر والقاھرۃ، 161/10

کتاب کے ساتھ ملنے والے 50 تحقیقی کورسز کی فہرست

(1). مصنف و محقق بننے والوں کے لیے سیکھنے کی 56 اہم باتیں

(2). اصناف و اسالیب تحریر کورس

(3). لکھنے سے پہلے سیکھنے والے 20 اہم کام

(4). مضمون نویسی و تخریج کورس

(5). مائیکروسافٹ ورڈ کورس (کمپوزنگ سے پرنٹنگ تک تمام مراحل)

(6). المکتبۃ الشاملۃ (کمپیوٹر اینڈ موبائل، مکمل انسٹالیشن و استعمال)

(7). "المکتبۃ الشاملۃ سے تحریر و تصنیف کے آئیڈیاز"

(8). "تحریر و تصنیف کی منصوبہ بندی"

(9). فن تخریج حدیث (حدیث تلاش کرنے کے 12 پروفیشنل طریقے)

(10). تحریر و تصنیف میں معاون ٹیکنالوجی کورس

(11). سیرت نگاری کے میدانات و رجحانات اور سیرت کے 600 عنوانات مع خاکہ

(12). اربعین نویسی کورس (150 سے زائد اربعینات مرتب کرنے کا آسان طریقہ)

(13). کتابوں، پی ڈی ایف، مخطوطہ جات اور یونیکوڈ کی تلاش

(14). فن حاشیہ نگاری و تحقیق و تخریج کورس (ایک کتاب کی تخریج کا پریکٹیکل)

(15). مقالہ نگاری کورس (انتخابِ عنوان سے تکمیل مقالہ تک کی تفصیلی تربیت)

(16). تیس روزہ فہم و تدبر قرآن پریکٹیکل کورس

(17). فہم و تدبر حدیث کورس

(18). فنّ اشاریہ سازی کورس مع اشاریہ بنانے کی تفصیلی تربیت

(19). تحقیق و تصنیف میں معاون ضروری انسٹالیشن

(20). اہل مدارس کی مستقبل کی پلاننگ

(21). درسِ قرآن کیسے اور کہاں سے دیں؟ 13 طریقے مع مواد

(22). فنّ تخلیق موضوع

(23). مضمون / کتاب کیسے لکھیں؟

(24). فنّ کتابیات

(25). مختلف علوم و فنون میں کتابیں لکھنے کے منصوبے

(26). علمی و تکنیکی نشست

(27). مقالات و مضامین کی خاکہ سازی (ابواب و فصول بنانا)

(28). مصادرِ علومِ اسلامیہ

(29). علومِ اسلامیہ میں مضمون نگاری

(30). "مطالعہ" کے مفید طریقے اور اہداف مع تحقیقی منصوبے

(31). بلاگنگ اینڈ آرٹیکل رائٹنگ کورس

(32). موبائل میں تحقیق و تصنیف کیسے کریں؟

(33). موسوعات و انسائیکلوپیڈیاز، تعارف اور بنانے کے طریقے

(34). تحریری کاموں پر فری مشاورتی نشست

(35). رائٹنگ پلاننگ کورس

(36). مادرِ علمی سے رخصتی اور ہمارے اہداف

(37). فن اختصار سازی اور اس کے 125 اہم منصوبے مع پریکٹیکل ٹریننگ

(38). مادرِ علمی سے رخصتی اور ہمارے اہداف

(39). درسِ سیرت کیسے دیں؟ مع سیرت نگاری وقت کی اہم ضرورت

(40). فقہ حنفی تعارف و دفاعِ امامِ اعظم (موسوعات، کتابیات اور اہم منصوبے)

(41). مبادیاتِ سیرت مع سیرت نگاری کا آغاز و ارتقاء

(42). "مصادرِ سیرت کورس"

(43). "فن تخلیق عنوانات سیرت کورس"

(44). "عقیدہ ختم نبوت اور تحقیقی منصوبے"

(45). "مطالعہ سیرت کے لیے معاون کتب"

(46). "کتابیات سیرت کورس"

(47). "مقاصد تصانیف مع 1521 مجوزہ عنواناتِ سیرت"

(48). "کتب و مقالاتِ سیرت کا حصول"

(49). "تحقیق و تصنیف کیسے سیکھیں؟"

(50). "مناہج تحقیق کی آسان تفہیم"